اردو

کمال الدین

وتمام النعمۃ

للشیخ الجلیل الاقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۱ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب.	کمال الدین وتمام النعمہ
تالیف	شیخ الصدوق علیہ الرحمہ
تصحیح و تحقیق	علی اکبر غفاری
ترجمہ	گروہ مترجمین
نظر ثانی	سید عطا محمد عابدی
تزئین	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	شگفتہ کمپوزنگ اینڈ گرافک سینٹر
اشاعت اول	اگست 1999ء ربیع الثانی 1420 ھ
اشاعت دوئم	جولائی 2002 ربیع الثانی 1423 ھ
تعداد	ایک ہزار
قیمت	۳۰۰ روپے

الکساء پبلیشرز

آر ۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

کرنے والوں میں سے ہوں"۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بتادیا کہ غیب ہی اس کی نشانی ہے اور غیب ہی حجت ہے اور اس کی تصدیق اس آیت سے ہوتی ہے کہ جہاں ارشادِ الٰہی ہے کہ **و جعلنا ابن مریم و امه آیة** ۔ (سورۃ مومنون آیت ۵۰) " اور ہم نے مریم کے بیٹے اور اسکی ماں کو نشانی قرار دیا" یعنی انہیں حجت قرار دیا۔

ہم سے بیان کیا ہمارے والدؒ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین ابن ابی الخطابؒ سے انہوں نے ابن محبوب سے انہوں نے علی بن رئاب سے انہوں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ سے کہ آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں کہ " **یوم یاتی بعض آیات ربک لاینفع نفساً ایمانها لم تکن آمنت من قبل** "۔ (سورۃ انعام آیت ۱۵۹) "ایک دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی تو کسی کا ایمان اس وقت فائدہ نہیں پہنچائے گا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہو۔آپؑ نے فرمایا آیات اور نشانیوں سے مراد ائمہ ہیں اور وہ آیت اور نشانی جس کا انتظار کیا جارہاہے، وہ حضرت قائمؑ ہیں ۔ پس اس دن کسی انسان کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جو اس سے قبل کہ وہ بوسیلہ تلوار قیام کریں ان پر ایمان نہ لے آیا ہو اگرچہ ان سے قبل ان کے آباء طاہرینؑ پر ایمان کیوں نہ لایا ہو۔

اور اللہ عزوجل نے حضرت یوسفؑ کو غیب کا نام دیا جب ان کی داستان اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنائی ۔ اور ارشاد فرمایا **ذلک من انباء الغیب نوحیه الیک وماکنت لدیهم اذ اجمعوا امرهم وهم یمکرون** (سورۃ یوسف آیت ۱۰۲) " اور یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپؐ پر وحی کرتے ہیں اور آپؐ ان کے پاس نہ تھے جب انہوں نے (برادران یوسفؑ نے) اپنی بات پر اتفاق کیا تھا"مخالفین میں سے ایک نے اس آیت کے بارے میں مجھ سے بات کی اور کہا: اللہ عزوجل کے اس ارشاد " وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں " سے مراد دوبارہ زندہ کرنا اور قیامت کے حالات ہیں۔میں نے اس سے کہا:تم نے اپنی اس تاویل میں جہالت سے کام لیا اور اپنے کلام میں گمراہی اختیار کی ۔ کیایہود و نصاریٰ اور بہت سے مشرک اور مخالفینِ دینِ اسلام فرقے قیامت پر اور حشر و نشر ، حساب و کتاب ، ثواب و عتاب پر ایمان نہیں رکھتے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مؤمنین کی تعریف ایک ایسی صفت سے کرے جس میں ان کے ساتھ کفر و الحاد کے فرقے شریک ہوں بلکہ اللہ عزوجل نے ان کی تعریف و تمجید ایک ایسی بات سے کی ہے جو انہی کے ساتھ مختص ہے اور ان کے علاوہ کوئی بھی ان کا شریک نہیں ہے۔